احوال وکوائف

زندگی اور اسکے تمام مشاغل کا مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہئے

دارالعلوم حقانیہ کے طلباء سے صاحبزادۂ شیخ الاسلامؒ مولانا اسعد مدنی کا خطاب

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد اسعد مدنی مدظلہٗ سفر حجاز سے واپسی پر مختصر دورہ پر احباب اور متوسلین شیخؒ کی خواہش اور تقاضوں پر چند دن کے لئے پاکستان تشریف لائے کراچی سے دین پور، ملتان، سرگودھا، راولپنڈی ہوتے ہوئے ۲۲ مارچ اتوار کی شام کو دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ تمام طلباء و اساتذہ دارالعلوم چشم براہ تھے۔ یہاں سے آپ مولانا عزیر گل صاحب مدظلہٗ اسیر مالٹا کی زیارت کیلئے سخاکوٹ چلے گئے دوسرے دن بروز پیر حسب پروگرام واپسی پر بعد از نماز عصر دوبارہ دارالعلوم تشریف لائے، مشتاقان دید کا ایک جم غفیر جو طلباء و اساتذہ دارالعلوم کے علاوہ دور دراز سے آئے ہوئے حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے تلامذہ علماء معتقدین پر مشتمل تھا دارالعلوم سے باہر دیدہ و دل فرش راہ کئے کھڑا تھا۔ حضرت صاحبزادہ گرامی قدر نے تمام طلبا اور حاضرین سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد دارالعلوم کے مختلف شعبوں کو سرسری دیکھا۔ طعام کی نماز معزز مہمان کی اقتداء میں پڑھی گئی۔ نماز مغرب کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ نے مختصر تقریر میں حضرت مولانا کی تشریف آوری پر خداوند کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے مولانا کا نہایت مؤثر الفاظ میں خیر مقدم کیا۔ اور اس ضمن میں حضرت مدنی مرحوم کے کمالات ظاہری و معنوی کو بیان کرتے ہوئے مولانا اسعد مدظلہٗ کی بلند ہمتی، جذبۂ عمل اور علمی و عملی کمالات پر خوشی ظاہر کی جس کے جواب میں قابل احترام مہمان نے حسب ذیل مختصر مگر بصیرت افروز خطاب سے حاضرین کو نوازا۔ "ادارہ"

★

نحمدہٗ ونصلی ـــــ الخ معزز حضرات علماء کرام و طلباء عزیز! میں ایک غیر ملکی ہوں اس لئے مجھ جیسے آدمی کو کسی بھی تقریر وغیرہ سے بہت احتیاط مناسب ہے۔ میں نے پچھلے سفر میں اس بات کی کوشش کی ہے کہ ایسا کوئی موقع نہ آئے، مثلاً ملتان میں جلسہ کا اعلان ہوا۔ میری بے خبری میں پوسٹر

میں میرا نام بھی چھاپ دیا گیا بڑے پارک میں ہزاروں کا مجمع تھا، مگر میں نے جمعہ کی نماز پڑھ کر بظاہر بہت نامناسب طریقہ سے وہاں سے چلا آیا۔ اس لئے میرے لئے مناسب ہے کہ کسی بھی اجتماع سے تقریر یا خطاب نہ کروں یہاں سب مجمع اہل علم اور طالب العلم بھائیوں کا ہے اور ان سے خطاب کرنا تو مجھ جیسے طالب العلم کے لئے اور بھی نامناسب ہے۔

حضرت مولانا مدظلہم نے مجھ جیسے ناکارہ کے بارہ میں نہ معلوم کن وجوہ سے حسن ظن کا اظہار فرمایا آپ طلبہ حضرات کی طرح مجھے بھی حضرت مولانا مدظلہم سے (دیوبند میں) شرف تلمذ حاصل ہے اور مجھ جیسے ناکارہ کو تو زیبا بھی نہیں کہ آپ سے یہ نسبت بھی قائم کر سکوں۔ بہرحال یہ ان حضرات کی حوصلہ افزائی اور ذرہ نوازی ہوتی ہے۔ مجھ جیسے ناکارہ کے بارہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ) سے نسبت کی وجہ سے عموماً لوگ میرے بارہ میں بھی غلو کرتے ہیں تو تکلیف ہوتی ہے بہرحال یہ ان حضرات کا حسن ظن ہے، ورنہ مجھ جیسے شخص کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ بھی نسبت نہیں ہو سکتی اس لئے حضرت مرحوم کو مجھ پر قیاس نہ کریں۔ دنیا سے سب کو جانا ہے دنیا کا کام چلتا رہے گا۔ جیسے جیسے خیر اٹھتا جاتا ہے، شر بڑھتا جاتا ہے لوگ غلو بھی کرتے ہیں محبت میں اور شہرتیں بھی ہو جاتی ہیں، ورنہ کسی کے بس میں نہ لینا ہے اور نہ دینا ہے۔ سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے جس طرح چاہتا ہے کرتا اور کرواتا ہے۔ دیتا اور دلاتا ہے۔ سب اس کے قبضہ کی چیز ہے وہ جس چیز کو چاہے بڑھا دیتا ہے۔ حسن ظن کروا دیتا ہے۔ اور اگر ان کی پردہ پوشی نہ ہوتی تو ہم جیسوں کو تو شاید کتے سے بھی برا سمجھ لیا جاتا۔

بہرحال ایک ہی بات عرض کرنی ہے۔ جو میرے لائق تو نہیں کہ عرض کروں کہ آپ حضرات خود طلباء علم ہیں، علوم الٰہیہ سے اپنے آپ کو وابستہ کیا ہے۔ اور اس کا یہی مطلب سمجھنا چاہئے کہ آپ اس مقصد میں اپنی زندگی بھی صرف کریں۔ قیاس کا یہی تقاضا ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماوے تو سب سے اہم چیز یہ ہے کہ زندگی کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو اگر اس کے علاوہ کوئی بھی چیز ہو تو سب ماسوی اللہ ہے اور کوئی بھی ایسی چیز مقصد بن جائے تو وہ ساری جدوجہد تمنا اور کوشش سب غیر اللہ کے لئے ہو گی اللہ کیلئے نہیں، اور اس عالم میں سب مشاغل اور مصروفیات غیر اللہ کے لئے ہو جائیں گی اور جو بھی اللہ کے علاوہ مقصود بنے وہ کسی قابل نہیں آخر میں پچھتانا ہو گا۔

مجھے ایک واقعہ یاد آیا، اور حضرتؒ سے بھی سنا، درس میں بھی سنایا کرتے تھے کہ ایک بہت ہی بڑے ترکی محدث تھے کبھی کبھی درد بھرے لہجے میں کہتے تھے کہ "چوبان دُردی چالدی

ترکی جملہ ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ چرواہا بانسری بجا کر چلا گیا۔ بہت حسرت کرتے اور روتے تھے لوگوں نے بے تکلفی میں پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں اور یہ کہہ کر آپ پہ گریہ کیوں طاری ہو جاتا ہے۔ تو کہا کہ ایک شب میں جا رہا تھا، کسی ساتھی نے کہا کہ آثار سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آج رات شاید شب قدر ہے اور کہا کہ کوئی حسرت ہو تو آج رات دعا مانگ لی جائے، میں نے بھی آثار محسوس کئے تو میرے ساتھی نے اور میں نے اپنے لئے دعائیں مانگیں۔ صبح ایک دوسرے سے پوچھا کہ کیا مانگا تو ساتھی نے جو چرواہا تھا کہا کہ میں نے تو اللہ سے ایک ہی سوال کیا کہ الہ العالمین میرا خاتمہ ایمان پر فرما اور خود اسی بزرگ نے کہا کہ میں نے دعا کی کہ میرے حلقۂ درس سے کسی کا حلقہ بڑا نہ ہو۔ تو فرمایا کہ میں نے چرواہے کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اللہ کا نام لیکر دنیا سے رخصت ہوا۔ اور مجھے بھی علم کا ایک بہت بڑا حلقہ ملا کہ کسی کا حلقہ بھی مجھ سے بڑا نہیں، مگر مجھے معلوم نہیں کہ آخرت کا کیا بنے گا۔ اور اس شہرت سے مجھے کیا ملا۔ اس لئے مجھے حسرت ہے کہ وہ جاہل چرواہا کامیاب ہو گیا اور مجھے اپنے حالات کا علم نہیں۔ اس بات کا صدمہ ہے اور دل میں ہُوک اٹھتی ہے۔ کہ دنیا سے کیسے اٹھوں گا۔

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ کوئی عمل کسی درجہ کا بھی ہو اگر اس میں رضائے الٰہی نہ ہو تو سب بیکار ہے اور اگر مقصد رضائے الٰہی بن جائے تو اس عمل کا بدلہ بھی کوئی عمل نہیں بن سکتا۔ اور یہ چیز خدا کے فضل سے ملتی ہے۔ اللہ کا فضل کسی پر ہوتا ہے، تب وہ پہنچتا ہے، لیکن کوشش سے اللہ کا فضل ہوتا ہے۔ ہمارا آپکا کام اتنا ہے کہ ہم سے جتنی کوشش ہو سکے کریں وہ کسی کو محروم نہیں کرتا۔

محترم بھائیو! آپ حضرات تو علماء کرام ہیں، میں ایک پردیسی ہوں، نہ تقریر کر سکتا ہوں نہ مجھے کچھ آتا ہے۔ اتنا عرض ہے کہ اپنی زندگی کو خدا سے لگانے اور بنانے میں خرچ کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو دنیا بھی دین بن جائے گی۔ ورنہ خدانخواستہ خطرہ ہوگا کہ کہیں دین بھی دنیا نہ بن جائے۔

میں پھر ایک بار عرض کرتا ہوں کہ میں ایک طالب العلم ہوں نہ علم ہے نہ صلاح و تقویٰ ہے۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو۔

تو اس لئے میں آپ حضرات سے معذرت خواہ ہوں اور اس خلوص و محبت پر آپ سب کا شکر گزار بھی۔ —— اللہ تعالیٰ مجھے آپ سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے اور ہمارے عیوب اور خرابیوں کو دُور فرما دے۔ آمین۔

~~~★~~~
~~~